REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
لاہور۔ پاکستان
الفضل
یوم :۔ پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپیہ
ششماہی ۱۱ ٫٫
سہ ماہی ۶ ٫٫
ماہوار ۲/۱ ۲ ٫٫

فی پرچہ ۱/ر

جلد ۳	۲۰ صلح ہش ۱۳۲۸	۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ	۲۰ جنوری ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۱۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پاؤں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

اسلام اور اس کے پیرو وہ کونے کا پتھر ہیں جو جس پر گرینگے وہ پاش پاش ہو جائیگا۔

آج مجھے بیحد مسرت ہے کہ میں نے اپنے آقا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرنے کے لئے کچھ حاصل کر لیا ہے

جرمن نومسلم ہر عبدالشکور کنزے کے اعزاز میں دعوت

ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۱۹ جنوری۔ آج رتن باغ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے پہلے جرمن نومسلم ہر عبدالشکور کنزے کے اعزاز میں جو دعوت چائے دی گئی اسمیں خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے آج بے حد مسرت ہے اور میں اس تقریب سعید پر علالت طبع کے باوجود خاموش نہیں رہ سکتا۔ مسرت اس لئے نہیں کہ مجھے خود کچھ حاصل ہو گیا ہے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ مجھے آج اپنے آقا و مولا فخر دو جہان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرنے کے لئے کچھ مل گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے آقا و مولا کے ارشاد کے مطابق اسلام اور اُس کے سچے متبع واقعی وہی کونے کا پتھر ہیں۔ جو جس پر بھی گریں گے وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ اور جو اُن پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ دیکھ لیجئے۔ جرمنوں نے اطالویوں کی مدد سے ایک عربی ملک ٹیونیشیا پر یورش کی۔ تاکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو ختم کریں۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ انہیں ہزیمت ہوئی۔ اور اب جب اسلام کے مبلغ اُس ملک میں پہنچے تو وہ اُن کے تمدن اُن کے مذہب اور اُن کی اخلاقیات پر وہی کونے کا پتھر بنکر کچھ اس طرح گرے کہ اُن کے دلوں میں جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا۔ اور اُنہیں حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہی بنی۔

حضور نے فرمایا دل کے تمام گند دھو کر اسلام سے وابستگی حاصل کرنا یقیناً ایک نئی زندگی حاصل کرنا ہے اور مجھے مسرت ہے کہ ہر عبدالشکور کو جو اسلامی لحاظ سے میرا بھائی دوست اور روحانی بیٹا ہے یہ سعادت حاصل ہوئی۔

حضور نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا "ہر کنزے" کا عبدالشکور نام رکھنا بھی میرے ایک خواب کی بنا پر ہے۔ جس میں میں نے دیکھا تھا کہ دشمنوں سے تنگ آکر جرمنی یا اٹلی میں گیا ہوں۔ جہاں میرے تبلیغ کرنے سے متعدد لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق ملی ہے اور پھر میں نے وہاں اپنا ایک نائب مقرر کیا ہے جس کو "عبدالشکور" نام دیا گیا ہے۔ میں نے اُسی خواب کے مطابق ہر کنزے کا نام "ہر عبدالشکور کنزے" رکھا ہے۔ میری دعا ہے کہ میرا خدا انہیں وہی عبدالشکور بننے کی توفیق دے۔ اور ان کے واسطے ان کے ملک کو اُن تمام برکات سے نوازے جو اُس موعود عبدالشکور سے وابستہ ہیں۔

حضور نے فرمایا "ہر کنزے" اس سے پہلے جس مذہب سے وابستہ تھے۔ اُس میں شریعت کو لعنت قرار دیا گیا تھا۔ لیکن اسلام شریعت کو برکات خداوندی سے معمور گردانتا ہے۔ لہذا میں ہر عبدالشکور کو نصیحت کرونگا کہ جو اب اپنے تمام اعزہ و اقربا کو چھوڑ کر خدا کے دامن سے وابستہ ہو گئے ہیں اسے اپنی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی کرنے کی کوشش کریں۔ اور جس طرح وہ پہلے کبھی "ہٹلر" کے سپاہی تھے آج میرے آقا محمد عربی کے ایسے جان نثار سپاہی بنیں کہ خدا ان کے ہاتھ پر فتوحات کی بارشیں کرے۔ اور پیدائشی مسلمانوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ایمان و اعتقاد پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

پارٹی کا افتتاح ملک غلام فرید ایم۔ اے کے ایڈریس سے ہوا۔ جس میں آپ نے "ہر عبدالشکور کنزے" کا خیر مقدم کرتے ہوئے بتایا کہ آپ جرمن کے معزز خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ۱۹۳۸ء میں آپ فوج میں بھرتی ہوئے۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور فرانس میں لڑے اور آپ اُس فوج کے ایک سپاہی تھے جنہوں نے معرکہ ڈنکرک میں اتحادیوں کو پچھاڑا ٹیونیشیا میں بھی آپ جنرل رومیل کی قیادت میں لڑتے رہے۔ ۱۹۴۳ء میں گرفتار ہو کر آپ امریکہ پہنچائے گئے۔ جہاں تین سال میں آپ نے انگریزی زبان سیکھی۔ ۱۹۴۶ء میں انگلستان آئے اور وہاں امام مسجد احمدیہ لنڈن چوہدری مشتاق احمد باجوہ کو خط لکھا اُنہوں نے جواباً جو لٹریچر بھجوایا۔ وہی آپ کی طبیعت کے میلان کو اسلام کی طرف پھیرنے کا باعث ہوا۔ چنانچہ جب ۱۹۴۷ء میں آپ آزاد ہو کر اپنے ملک واپس گئے۔ تو وہاں سے حضرت امام جماعت احمدیہ کو اپنی زندگی کے وقف برائے تبلیغ اسلام کی پیشکش کی جو قبول کر لی گئی۔

اب آپ یہاں اسلام کی مکمل تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے لوٹ جائینگے۔

ملک صاحب نے اپنے ایڈریس میں جرمن کے تبلیغی مشن کی بھی کچھ تاریخ بیان کی۔ جو ۱۹۲۲ء میں قائم ہوا اور جہاں مولوی مبارک علی اور خاکسار (ملک غلام فرید) کے بعد شیخ ناصر احمد (واقف زندگی) اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے سب سے پہلے ہر عبدالشکور کنزے نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اللہ تعالےٰ اور امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور پھر اظہار افسوس کیا۔ کہ وہ آپ سے جماعت احمدیہ کے مرکز "قادیان" میں نہیں مل رہے۔

آپ نے کہا میرے لئے تبدیلی مذہب کی غیر مرئی وجوہ بیان کرنا مشکل ہے تاہم میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے خلوص نیت سے اور علیٰ وجہ البصیرت اسے ایک زندہ حقیقت جانتے ہوئے قبول کیا ہے میرے نزدیک اس وقت بنی نوع انسان کے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ ایک دہریت۔ سائنس اور مادی نظریات کا راستہ جس میں مشینوں کو خدا کا مقام حاصل ہے۔ اور جس کا انجام سراسر ہلاکت اور تباہی ہے اور دوسرا اسلام کا راستہ۔ جو محبت۔ صلح۔ اور سلامتی سے معمور ہے۔ میری خواہش ہے اور میں کوشش کرونگا۔ کہ اس پر میں خود بھی چلوں اور دوسروں کو بھی چلاؤں۔ میرا ایمان ہے کہ اسلام کا زندہ خدا یقیناً اسلام کو پھر وہی سطوت و کامرانی عطا کریگا

باقی صفحہ ۸ پر

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۱ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

پٹ سن کی فصل میں دس لاکھ گانٹھوں کا نقصان

لنڈن ۱۹ جنوری۔ کلکتہ کی عام پٹ سن کی منڈی میں قیمتیں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فنانشل ٹائمز کے نامہ نگار نے اس یقین کا اظہار کیا ہے۔ کہ غالباً کاشت کی ابتدائی حالت میں دس لاکھ سے زیادہ گانٹھوں کا نقصان ہوا ہے نامہ نگار نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہ اس سال بہت زیادہ بڑھی ہوئی قیمتوں میں تخفیف ہو جانے کی کوئی شکل نظر نہیں آتی کہا کہ ہندوستان سے باہر جن ممالک کو پٹ سن کی ضرورت ہے۔ ان کو پٹ سن اس مقدار میں بھی نہیں مل رہی۔ کہ وہ اپنی تخفیف شدہ ضروریات کو پورا کر سکیں۔ اور اس سے بوریاں وغیرہ بنا سکیں۔

نامہ نگار نے اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ امسال حکومت ہند ۲۴۷۰۰۰ ایکڑ زمین میں پٹ سن کی مزید کاشت کرائے گی۔ اور اس طرح تقریباً ۲½ لاکھ گانٹھوں کی پیداوار زیادہ ہو جائے گی۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ آئندہ سال تمام ضروریات کو پورا کرنے کی فصل کی پیشگوئی کی جا سکتی ہے (اسٹار)

روس کی ”امن کی تحریک“ کے شروع کئے جانے کے امکانات

لنڈن ۱۹ جنوری۔ کل مغربی دنیا کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ عنقریب روس کی امن تحریک کے لئے تیار رہے ایک اعلیٰ برطانوی سیاسی ذرائع کے حوالہ سے کہا گیا ہے۔ کہ روس مجوزہ تجارتی معاملات کے وزیر کی طرف سے انکشافات کی امید کی جاتی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وزیر تجارت روس کے تمام لیڈروں میں سب سے زیادہ متوسط روسی نکلنے والے ہیں۔ اور وہ مغرب کے حالات سے بخوبی واقف بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہوگا کہ امریکہ کو حفاظت کے غلط نظریہ کی طرف مائل کر دیا جائے۔ اور مغربی طاقتوں کی دوبارہ لام بندی کے پروگرام کو سست کر دیا جائے۔ (اسٹار)

فلسطین کی مدد کے لئے عراق کی مہم

لنڈن ۱۹ جنوری۔ بغداد میں اعلان کیا گیا ہے کہ فلسطین کی امداد کرنے کی پالیسی کے تحت اور عراق کی پارلیمان کے فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کی خاطر وزیر اعظم نوری السعید پاشا نے جمیل المدفعی، عبد الوہاب سابق وزراء الاعیان اور بغداد کے نائب اور جمہوری نیشنل پارٹی کے نائب صدر حسین جمیل کو ان فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کے کام کے لئے نگران مقرر کر دیا ہے۔ (اسٹار)

تردید

دمشق ۱۹ جنوری۔ وزیر اعظم شام نے اس خبر کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ وہ ریاض الصلح کے ساتھ بغداد جائیں گے۔ (اسٹار)

کیا مسٹر بیون یہودیوں کی حمایت کے طوفان پر قابو پا لیں گے؟

لنڈن ۱۹ جنوری۔ آج جبکہ پارلیمان کا اجلاس شروع ہوگا تو ٹوری پارٹی کے اخبارات کے کہنے کے مطابق مسٹر بیون کو اپنی سیاسی دور کے سب سے بڑے بحران کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اول انہوں نے عربوں سے ہمدردانہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اور دوم انہوں نے اسرائیل کے ساتھ غیر حقیقت افروز طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ لیکن جب بیون اپنے نکتہ چینوں کو آج جواب دیں گے تو ان کو نہ صرف وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کی امداد حاصل ہوگی۔ جو تمام کابینہ کی حمایت کا وعدہ کریں گے۔ بلکہ لیبر پارٹی کی اکثریت اور ٹوری ممبران کی بھی کچھ تعداد حکومت کی مشرق وسطیٰ کی دلیرانہ پالیسی کی حمایت کرے گی۔

بیشتر وہ کونسے ممبر ہیں جو برطانیہ کی مشرق وسطیٰ کی پالیسی کو واپس لینے اور مسٹر بیون کے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان ممبران میں لیبر پارٹی کے پچھلی نشستوں کے ۳ ممبران شامل ہیں جن کی قیادت یہودیوں کے لیڈر رچرڈ کراسمین کر رہے ہیں۔ یہ اسرائیل کا دورہ کرنے کے بعد واپس برطانیہ آئے ہیں۔ ان ممبران کے علاوہ بہت سے اشتراکی۔ یہودی اور صیہونی ممبران اور مسٹر چرچل اور ان کے مددگار اور چند ایک لبرل ممبران اس مخالفت میں شامل ہیں۔

اس شور و غوغا کرنے والی اقلیت کی کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔ اور حالات کا علم رکھنے والے مبصرین کا کہنا ہے۔ کہ یہ اقلیت مسٹر بیون کو مستعفی ہو جانے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ اس کے برعکس انہیں یقین ہے کہ جب مسٹر بیون اپنے دفاع میں تمام واقعات پیش کر دیں گے۔ تو اس سے فضا بہت زیادہ صاف ہو جائے گی۔

مسٹر بیون اور مسٹر ایٹلی کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ خود لیبر پارٹی کے اندرونی معاملات ہیں۔ بدھ کے روز پارلیمنٹری لیبر کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اور اگر اس اجلاس میں لیبر پارٹی کے سرکردہ اپنے ممبران کے حملوں کو محدود کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو اس سے ٹوری اخبارات کے حملوں کو کم کرنے میں بہت زیادہ امداد ملے گی۔

مسٹر بیون اس قسم کے سیاست دان نہیں ہیں کہ وہ اپنے الفاظ کو نرمی کے ساتھ استعمال کریں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ آج وہ اس قدر طاقتور ہوں گے کہ وہ یہودیوں کے حامی مخالفین کو ہلا کر رکھ دیں گے اگرچہ یہ حکومت کی فلسطین کی پالیسی کے خلاف ایک چیلنج ہے۔ لیکن مسٹر بیون اس طوفان پر ضرور قابو پا لیں گے۔ (اسٹار)

تحریک کشمیر کے اولین رکن خواجہ غلام نبی گلکار کی تشریف آوری

لاہور ۱۹ جنوری:۔ تحریک آزادی کشمیر کے اولین رکن خواجہ غلام نبی صاحب گلکار ممبر کشمیر اسمبلی و ممبر ورکنگ کمیٹی آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس یہاں تشریف فرما ہوئے۔ آمد پر ان کے احباب نے پرجوش خیر مقدم کیا۔

گلکار صاحب ۱۹۳۵ء سے تحریک آزادی کو کامیاب بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور اولین مجاہدوں میں سے ہیں۔ آپ چھ بار جیل جا چکے ہیں۔ موجودہ جنگ آزادی میں آپ ابتدائی دو ماہ بطور انڈر گراؤنڈ لیڈر کام کرتے رہے جنوری ۱۹۴۸ء میں آپ کو ڈوگرہ حکومت نے گرفتار کر لیا۔ اور جیل میں بہت سی تکالیف کا آپ کو سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ عارضی صلح پر آپ کو دیگر سیاسی قیدیوں کے ہمراہ رہا کر کے عبد اللہ گورنمنٹ نے پاکستان بھجوا دیا ہے (پبلسٹی بیورو آزاد کشمیر گورنمنٹ)

وزیر مال ضلع کیمبل پور میں

لاہور ۱۹ جنوری:۔ میجر مبارک علی شاہ وزیر مال مغربی پنجاب جب ضلع کیمبل پور کے پشتو بولنے والے خٹک مرکز لکڑ مار میں گئے۔ تو ہزاروں پٹھانوں نے آپ کا استقبال کیا۔ ان میں گذشتہ دو جنگوں میں حصہ لینے والے تجربہ کار سپاہی بھی تھے ایک سپاس نامے میں انہوں نے کہا کہ وہ کشمیر کو پاکستان کا ضروری حصہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کی تقسیم کی ہر کوشش کی مزاحمت کریں گے۔ انہوں نے اپنے سپاسنامے میں شکایات بھی بیان کیں۔ جن میں غیر تسلی بخش آبپاشی اور ناکافی تعلیمی اور طبی سہولتوں کا خاص ذکر تھا۔ بتایا گیا کہ مقامی لوگوں نے ۶۵ ہزار روپے ایک ہائی سکول کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ اس کے لئے سرکاری گرانٹ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے زمین ہموار کرنے کے لئے ایک بل ڈوزر کی ضرورت کا اظہار بھی کیا۔

وزیر مال نے جوابی تقریر کرتے ہوئے یقین دلایا کہ ان کے ام مطالبات پر حکومت ہمدردانہ غور کرے گی۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ اس علاقے کے لئے ایک بل ڈوزر کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔ جو عنقریب کام شروع کر دے گا۔ لوگوں نے اس اعلان پر مسرت کا اظہار کیا۔ لکھڑ میں بھی لوگوں نے تعلیمی اور طبی ضروریات کا اظہار کیا۔ آپ نے لاہور واپس پہنچ کر ان مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کرنے کا وعدہ کیا۔

لوکل باڈیز کے ملازمین کے لئے

لاہور ۱۹ جنوری:۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کی لوکل باڈیز کے ملازموں کی تنخواہوں کے بقایوں ضمانتوں اور پراویڈنٹ فنڈوں کے حسابات دونوں حکومتیں جمع کر رہی ہیں۔ یہ حسابات قریباً ایک ماہ تک مکمل ہو جائیں گے۔ اور دونوں حکومتیں انہیں دیکھ لیں گی۔ تو مغربی پنجاب کی حکومت مسلمان مہاجروں کو ادائیگی شروع کر دے گی۔ حسابات تیار کرنے کا کام کافی محنت طلب ہے۔ اور اس پر زیادہ وقت صرف ہونا لازمی ہے۔ جب یہ کام ختم ہو جائے گا۔ تو اخبارات میں اعلان کر دیا جائیگا۔ جن ملازمین نے تمام کوائف مہیا کر رکھے ہیں انہیں دوبارہ درخواست دینے کی ضرورت نہیں۔

لبنان میں ایک لاکھ ۴۰ ہزار مہاجرین

بیروت ۱۸ جنوری۔ مہاجرین کے بیورو کے ڈائریکٹر جارج خمیری بے نے مسٹر گریفس (امریکی سفیر مقیم قاہرہ) سے ملاقات کی۔ اور ان سے عرب ممالک میں مقیم فلسطینی مہاجرین کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ جارج نے مسٹر گریفس کو اطلاع دی کہ لبنان میں عرب مہاجرین کی تعداد ایک لاکھ ۴۰ ہزار ہے (اسٹار)

ہندوستانی طالب علموں کے نام عزام پاشا کا پیغام

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ آل انڈیا اسٹوڈنٹس کانگریس کی درخواست پر عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمن عزام پاشا نے ہندوستان کی نئی نسل کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک پیغام بھیجا ہے۔ یہ پیغام کانگریس کی پہلی میٹنگ میں کانپور کے اجلاس میں پڑھ کر سنایا جائے گا۔ (اسٹار)

لبنان میں ریلوے ملازمین کی ہڑتال

دمشق ۱۹ جنوری۔ لبنان میں ریلوے ملازمین کی ہڑتال کی وجہ سے دمشق اور شام کے شمالی صوبوں کے درمیان رسل و رسائل کا سلسلہ رک گیا ہے۔ کیونکہ لبنان میں ریل کا سلسلہ ریاق کے راستے قائم ہے۔ (اسٹار)

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کی سکیم

لنڈن ۱۹ جنوری۔ اخبار نیوز کرانیکل کے نامہ نگار کے نامہ نگار مقیم سڈنی کو معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا کی طویل عرصہ کی خارجی پالیسی پاکستان۔ ہندوستان آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی سرکردگی میں جنوب مشرقی ایشیا کی ایک علاقہ وار دفاعی سکیم کی ترتیب کے سلسلہ میں تشکیل پا رہی ہے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ مسٹر چیفلے پنڈت نہرو کو دنیا کے ۲ قابل ترین افراد میں سے ایک سمجھتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ آسٹریلوی حکومت سفید فام آسٹریلیا کی بعض بہت معمولی اور پریشان کن پابندیاں کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور اس پالیسی کی اقتصادی بنیاد کی سختی کو کم کر دے گی۔ (اسٹار)

منصوبہ بندی کے کمیشن کا اجلاس

لاہور ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے منصوبہ بندی کے کمیشن کا اجلاس آج ہونے والا تھا لیکن اب ۲۲ جنوری کو منعقد ہوگا۔ وزیر اعظم مغربی پنجاب اس اجلاس کا انعقاد کریں گے۔ (اسٹار)

ضروری تصحیح

کل کے پرچہ میں کاتب و پروف ریڈر کے تغافل کی وجہ سے پاکستان میں انڈونیشی نمائندے کا نام ایدھم کی بجائے ابراہیم چھپ گیا ہے۔ اصل نام مسٹر ایدھم ہے۔ احباب صحت فرما لیں۔

(ادارہ)

روزنامہ
الفضل
۱۹؍ جنوری

بشیر و نذیر

کل ہم نے ان کالموں میں عرض کیا تھا کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے ہدایت کے علاوہ ایک بڑی غرض یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے وجود اور اس کے حیّ و قیوم خدا ہونے کا وہ ناقابل تردید ثبوت مہیا کیا جائے۔ جس سے بہتر ثبوت کسی چیز کے وجود کا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ثبوت انبیاء علیہم السلام کی اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی سے ملتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ان کی ہمکلامی کا ثبوت ان باتوں سے ملتا ہے۔ جو پیشگوئیوں وغیرہ کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔

جو ہدایت اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ بھیجتا ہے۔ وہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ شریعت جو اللہ تعالےٰ نے موقعہ و وقت کے لحاظ سے دنیا کو دیتا ہے۔ یہ وہ اصول ہیں جو صحیح زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور جن کو اختیار کرنے سے انسان زندگی کی منزل مقصود کو پاتا ہے۔ دوسری قسم کی ہدایت انذار و تبشیر اور ان تمام باتوں پر منحصر ہوتی ہے۔ جن سے اللہ تعالےٰ کے حیّ و قیوم ہونے اور اس کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شریعت اللہ تعالےٰ نے انسانی زندگی کے کسی ارتقائی دور کے لئے بھیجی ہے۔ اس پر عمل کرانے کے لئے شریعت لانے والے نبی کے علاوہ بھی بہت سے انبیاء علیہم السلام آتے رہے ہیں۔ وہ کوئی نیا لائحہ عمل نہیں لاتے رہے۔ بلکہ پہلی شریعت کی بنیاد ہی کو مستحکم کرنے کے لئے اور ان اصولوں کی اشاعت کے لئے آتے رہے ہیں۔ جو پہلے موجود ہوتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے۔ وہ ایک نیا لائحہ عمل ان کے سامنے پیش کرنے کے لئے لائے تھے۔ آپ کے علاوہ باقی جتنے بھی انبیاء علیہم السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک ان میں آئے ہیں۔ وہ سب موسوی شریعت ہی کی تائید اور اسی کی ترویج کے لئے نازل ہوتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ کے آخری نبی خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت کا بھی صرف اتنا ہی مقصد تھا۔ کہ وہ تورات کی تعلیم کو پورا کریں۔ اور بنی اسرائیل کو اسی شریعت کا پابند بنائیں۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر نبی کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ صاحب شریعت بھی ہو۔ بلکہ جو چیز نبوت کے لئے ضروری ہے۔ وہ دوسری قسم کی ہدایت ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یعنی نبی کا بشیر و نذیر وغیرہ ہونا۔ ہر صاحب شریعت نبی بشیر و نذیر بھی ہوتا ہے۔ لیکن ہر بشیر و نذیر کے لئے صاحب شریعت ہونا ضروری نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰ علیہ السلام کی طرح صاحب شریعت نبی تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام صرف اتنی ہی شریعت لائے تھے جتنی بنی اسرائیل کے لئے ضروری تھی۔ لیکن آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ آخر زمانہ میں رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اس لئے آپ کو وہ تمام شریعت دی گئی۔ جو آئندہ تمام نوع بنی آدم کی تکمیل حیات کے لئے ضروری تھی۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے ایسے زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ کہ جب عنقریب تمام دنیا ایک ہو جانے والی تھی۔ اور جو شریعت مختلف اقوام کے حالات کے مطابق مختلف وقتوں میں بھیجی گئی تھی۔ اس کو ایک جگہ جمع فرما کر اور اس کے ساتھ مزید شریعت کے اصول ملا کر جو قیامت تک انسان کی راہنمائی کے لئے کافی تھے۔ قرآن کریم کی صورت میں مدون کر دیا گیا۔ اور اس طرح دین کی تکمیل کر دی گئی۔ اس لحاظ سے آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ اس لحاظ سے آپ کو خاتم النبیین کا خطاب دیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ پر وہ تمام شریعت کامل صورت میں نازل ہوئی۔ جو پہلے انبیاء علیہم السلام پر فرداً فرداً نازل ہوتی رہی۔ گویا کہ آپ کی ذات میں تمام نبوتوں کا اختتام ہو گیا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ

ہر نبوت را بروشد اختتام

آپ کی شریعت کے بعد اب کوئی شریعت نہیں ہے کیونکہ جتنی شریعت اللہ تعالےٰ نے دنیا کو دینی تھی۔ وہ آپ کے ذریعہ دے دی گئی۔ اب شریعت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا۔ جو آپ کے بعد دنیا کو اللہ تعالےٰ دے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کے بعد بشیر و نذیر نبی بھی نہیں آسکتا۔ جو دنیا کو اللہ تعالےٰ کی اس کامل شریعت کی طرف بلائے۔ جو اس کامل شریعت پر عمل کرکے دنیا کو دکھائے اور اللہ تعالےٰ کے وجود اور اس کے حیّ و قیوم خدا ہونے کا ثبوت اس کے سامنے پیش کرے۔ ایسے نبی کا آپ کے بعد آنا آپ کے خاتم النبیین ہونے کے کسی طرح منافی نہیں ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے اشد ضروری ہے کہ تمام دنیا کو اس کامل شریعت کا پابند بنانے کے لئے اس کے سامنے بار بار ایسے نمونے پیش ہوتے رہیں۔ اس کے ثبوت کے لئے ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ قرآن کریم کی موجودگی میں ہی جو ہمارے پاس کامل شریعت موجود ہے۔ باوجودیکہ اس کے ایک حرف میں بھی رتی بدلی نہیں ہوئی۔ نہ صرف یہ کہ دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ اسکی تعلیم سے ناآشنا ہے۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو اس کو خدا تعالیٰ کا آخری پیغام سمجھتے ہیں اس کی تعلیم کو مجبور سمجھتے ہیں۔ اور صراط مستقیم سے بہت دور ہٹ گئے ہیں۔

دنیا کی موجودہ حالت اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ اس وقت ایک ایسے نبی کا آنا سخت ضروری ہے جو بشیر و نذیر ہو۔ جو خدا تعالیٰ کے حیّ و قیوم خدا ہونے کو اپنی ذات سے ثابت کرے۔ اور آخری شریعت کی طرف دنیا کو بلائے۔ جس پر عمل کرنے کے بغیر نجات نہیں مل سکتی۔ اور جس کی آمد کے متعلق قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔

—— . —— . —— . ——

جہاں شد حملہ برہانے مسیحائے محمدؐ را

از مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

به اعلانیم هر آنے مسیحائے محمدؐ را
کہ بشناسیم باشانے مسیحائے محمدؐ را

نشانہائے ظہورِ صدق او ہر سو عیاں گشتہ
جہاں شد حملہ برہانے مسیحائے محمدؐ را

شناسایاں نہ تابندہ روازپاک الوانش
کرے دارند ایمانے مسیحائے محمدؐ را

ہمیں کافیست ہر صاحب دلے را گنجِ صد حکمت
کہ ہستش علم و عرفانے مسیحائے محمدؐ را

جہاں در انتظارش بُد بہ بیتابی زدہ تنہا
براہے چشم ہر آنے مسیحائے محمدؐ را

معیّن بود وقتش چاردوہ صد سال از ہجری
چو بدرِ تام عنوانے مسیحائے محمدؐ را

چو در دنیا فتادہ صیتِ اجلالش بہر جانب
شدہ واچشم ہر جانے مسیحائے محمدؐ را

مسیحِ ناصری را زندہ گفت از نقلِ قسیساں
چو مسلم گشت نادانے مسیحائے محمدؐ را

بمنقولات و معقولات چوں حجت متمّم گشت
نماندہ صدق پنہانے مسیحائے محمدؐ را

پس از اتمامِ حجت ہم چو ہر قومے ابا بنمود
بصد طغیان و کفرانے مسیحائے محمدؐ را

خداوندِ جہاں بعد از تلطف دید کیں عالم
نمودہ سخت عصیانے مسیحائے محمدؐ را

گزشت از دورِ اغماضے و دورِ قہر را آورد
پئے نصرت زسامانے مسیحائے محمدؐ را

نمودہ شانِ جبروت و جلال از غیرتِ تقدیس
کہ اصلاحش ز احسانے مسیحائے محمدؐ را

درِ ہر نوع تعذیب و ہلاکش بر جہاں بکشود
کہ خونش ساز و اعلانے مسیحائے محمدؐ را

بہ دنیا از ہلاکت ہا بہر سو حشر برپا شد
کہ شد خونخوار انسانے مسیحائے محمدؐ را

عجب خود نوعِ انساں ساختہ اسباب بربادی
تبہ گشتہ بہ عدوانے مسیحائے محمدؐ را

خدا تعذیبِ ہر قوم از پس بعث الرسل بنمود
مصدّق ہست قرآنے مسیحائے محمدؐ را

جہاں ویراں شدہ از قتل و خونریزی بجرب و ضرب
نشاں ایں حرب و طغیانے مسیحائے محمدؐ را

ہمہ جوّ السما و بحر و بر از خوں شدہ آلود
کہ تا یابند ایقانے مسیحائے محمدؐ را

ہمہ اقوامِ عالم را نشانِ جنگِ خوں کافیست
ازیں افزوں چہ برہانے مسیحائے محمدؐ را

اگر تحقیقِ حق باشد کسے را بہرِ تصدیقش
نگردد بحرمانے مسیحائے محمدؐ را

اگر ہر قوم بشناسد رنج ہر مرسلِ صادق
بدل گردد مسلمانے مسیحائے محمدؐ را

افریقہ میں تبلیغ اسلام

۱۰۶ اصحاب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے

رپورٹ احمدیہ مشن گولڈکوسٹ ماہ نبوت ۱۳۲۷ ہش

(از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب واقف زندگی)

مولوی عبدالحق صاحب شمالی علاقہ کے مرکز "وا" سے لکھتے ہیں کہ صبح و شام تلاوت قرآن کریم اور درس قرآن کریم و حدیث دیتے رہے۔ روزہ کے مسئلہ پر آپ نے انگریزی میں ایک مضمون ایک روزنامہ اشانٹی پائنیر کماسی کی اشاعت کے لئے بھیجا۔ محمد اباؤٹ دسپیٹ۔ پرنس آف ویلز لائف آف محمدؐ کا مطالعہ کیا۔ ایک ڈاکٹر سے تبادلہ خیالات ہوا۔ سوشیل سینٹر میں کئی مسائل پر تعلیم یافتہ طبقہ سے گفتگو ہوئی۔ پیغام حق پہنچایا گیا۔ اسٹیشن ہاؤس میں بعض افریقن افسروں سے ملاقات کی۔ مشن ہاؤس کی نئی عمارت کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کی گئی۔ جس پر حکومت غور کر رہی ہے۔ اس عرصہ میں باہر کی جماعتوں کا دورہ کیا اور ۱۰۰ میل کا سفر کیا۔ ۲۵ احباب سے پرائیویٹ ملاقات کی۔ قدرے طبیعت خراب رہی جس کا وقتاً فوقتاً علاج ہوتا رہا۔ ایک صاحب نے بیعت کی۔

مولوی عطاء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے کالونی میں سویڈرو۔ ناکرم۔ اردین۔ NKUNTAMSI مقامات کا دورہ کیا تربیتی لیکچر دئیے۔ صبح و شام جماعتوں میں مفید نصائح کیں۔ قرآن کریم انگریزی کا آپ مطالعہ کرتے رہے۔ افریقن ڈیلیگیٹ جو ملک گولڈ کوسٹ کی طرف سے لندن ہونے والی افریقن اکانمک میٹنگ میں شمولیت کے لئے گیا تھا۔ آرہا تھا۔ اسکے استقبال کے لئے میرے ہمراہ ٹیکوراڈی ہاربر گئے جو ستر میل سے زائد کے فاصلہ پر ہے

اب وہ آپ کا تبادلہ کماسی ہوگیا۔ جہاں جاکر آپنے درس تدریس کا سلسلہ قائم کیا۔ احباب سے تعارف حاصل کیا۔ باہر کی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں بخصوصیت سے ان جماعتوں کا جن میں پاکستانی مبلغوں کے جانے کا کم اتفاق ہوا ہے۔ پبلک لیکچر بھی آپ نے کماسی میں دئے۔

ملک احسان اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ آپ اکماسی میں ٹھہر کر ہسپتال کے عملہ سے ملے اور پیغام حق پہنچایا۔ لاری پارک میں چوہدری عطاء اللہ صاحب کی صدارت میں لیکچر دیا۔ چوہدری صاحب کا لوگوں سے تعارف کرایا۔ دو لیکچر پبلک اور بھی دئیے۔ ایک اینگلو انڈین بہار کے رہنے والے دوست جو ریلوے محکمہ میں ہیں سے ملاقات کی۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ پرائیویٹ تبلیغ بھی کی۔ ایک ٹیچر نے بیعت کی۔ آج کل کماسی میں کام کر رہے ہیں۔

چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ۔ اسکولوں کے حسابات چیک کرتے رہے۔ تنخواہیں ادا کرنے تمام اسکولوں میں گئے۔ ایک اسکول کے دفتر کے انچارج مسٹر نور احمد تشریف لے گئے تھے۔ ایک ٹیچر کے تبادلہ پر دوسری جگہ ان کے ہمراہ مسٹر جنجوعہ صاحب تشریف لے گئے اور اسے کام سمجھا کر آئے۔ دفتر میں سلسلہ کی ضروری خط و کتابت کرتے رہے۔ مشن دائرہ کے لئے آپ نے ایک مضمون انگریزی میں لکھ کر بھیجا۔ اسکول کی نگرانی بھی آپ کرتے رہے۔

مولوی صالح محمد صاحب۔ اپنے کاروبار میں بہت چستی اور ہوشیاری سے کام لیتے رہے سلسلہ کی جو دوکان آپنے یہاں کھولی ہے۔ اپنے تجربہ اور فن میں تجارت کے لحاظ سے اتنی نمایاں ترقی کی ہے کہ زمانہ قریب میں وہ ایک بڑی کمپنی کی اچھی بنیادوں پر مضبوطی سے کھڑی اور بڑھ سکتی ہے۔ آپ خود ہر کام کرتے ہیں۔ سامان تجارت کے لئے دوڑ دھوپ کرتے رہتے ہیں۔ جتنے سرمایہ سے اسے شروع کیا تھا۔ وہ آپ اپنی محنت اور جانفشانی سے جائز فائدہ حاصل کرتے ہوئے وصول بھی کر چکے ہیں۔ پرانے دوکاندار آپ پر رشک کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے اچھے تعلقات ہیں۔ سارا دن صبح سے آپ دوکان پر اور رات کو اپنا حساب بناتے ہیں اور ختم کرکے ہی سوتے ہیں ہمہ وقت آپ کو اپنے کام کی فکر رہتی ہے۔ وقت ضرورت آپ سلسلہ کے دیگر کام بھی کر دیا کرتے ہیں اکثر آپ میری درخواست پر باہر کی جماعتوں میں عید کی نماز پڑھانے تشریف لے گئے ہیں۔ سالٹ پانڈ ہونے والی میٹنگوں میں اکثر آپ نے جماعت کو مخاطب کر کے عمدہ پیرایہ میں مؤثر طریق سے انہیں نصائح کی ہیں۔ اور اطاعت کا سبق سکھایا ہے۔ آپ عالم ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں آپ پڑھتے رہے ہیں۔ سلسلہ کے لٹریچر سے آپ کو واقفیت ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں مزید برکت دے

خاکسار اس دوران میں سلسلہ کے بعض اہم کاموں کے سلسلہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرتا رہا کبھی کماسی تو کبھی اکرہ تو کبھی کہیں۔ کام کی نگرانی کے لئے بار بار سالٹ پانڈ آنا پڑتا تھا۔ جماعتوں میں تربیتی خطبات اور درس دیتا رہا۔ بعض اہم جلسے مختلف مقامات پر کئے۔ ڈوابن۔ آسامانکسی۔ سیکنڈی۔ اکرہ بھی گیا۔

گولڈکوسٹ ڈیلیگیٹ کے استقبال کے لئے ٹیکوراڈی گیا۔ وفد کے اہم ممبر ہوانرایبل چیف ٹیبو ڈارکو۔ آسن اسٹیٹ جو گورنمنٹ گولڈ کوسٹ کی لیجسلیو اور ایگزیکٹو کا ممبر بھی ہے سے ملا۔ معلوم ہوا کہ وہ ہمارے مشن لندن بھی گئے تھے۔

افریقن مبلغین جن کی سترہ ۱۷ تعداد ہے کے کام کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

۷۵ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۱ پبلک لیکچر دیئے ۹۷۲ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔ ۸۰ لوگوں سے پرائیویٹ ملاقات کی۔ ۵۹۰ میل کا لاری اور پیدل سفر کیا۔ ۱۰۶ احباب نے قبول کی۔ یہ ہے مختصر سا خاکہ کام کا جو اسی دوران میں کیا جا سکا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

(مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار الفضل مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء)

نمبر ۵

ایک مجذوب فقیر

جن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ مولوی حکیم حاجی نورالدین صاحب ریاست جموں میں شاہی طبیب تھے۔ ان دنوں جموں کے قریب جنگلوں میں ایک مجذوب فقیر رہتا تھا۔ جس کا نام "سائیں نتھیرا" تھا۔ وہ فقیر کبھی کبھی شہر میں حضرت مولوی صاحب کے پاس آیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ اچانک آگیا اور حضرت مولانا صاحب سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ آپ کا پیر کہاں رہتا ہے۔ مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ آپ کے پیر کی بیعت کروں۔ اتفاقاً اسی دن حضرت مولانا صاحب قادیان جانے کے لئے تیار تھے اسلئے فرمایا کہ سائیں! تم اچھے موقعہ پر آگئے۔ ہم قادیان جارہے ہیں۔ ہمارا پیر وہاں رہتا ہے۔ تم بھی ہمارے ساتھ چلو"۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب اسکو اپنے ساتھ یکے پر سوار کرا کے سیالکوٹ اور وہاں سے ریل پر سوار ہو کر قادیان پہنچے۔ سائیں نتھیرا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور چند روز قادیان میں رہا۔ اس کے ہاتھ پر کچھ زخم تھے۔ جن پر حضرت مولانا صاحب کچھ مرہم لگاتے رہے۔ اور وہ زخم اچھے ہو گئے۔ لیکن سائیں نتھیرا صاحب نے قادیان کے باہر ایک بڑھ کے درخت کی جڑ کے ساتھ اپنے زخم کو مل کر چھیل دیا۔ اور اس سے پھر خون نکلنے لگا۔ کوئی شخص اسکو دیکھ رہا تھا۔ اس نے حضرت مولانا صاحب کو سائیں صاحب کے ایسا کرنے کی اطلاع دی۔ جب سائیں ڈیرے پر واپس آیا۔ اور مولوی صاحب نے اس سے دریافت کیا کہ اس نے زخم کو کیوں خراب کر دیا۔ تو کہنے لگا کہ جب یہ زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ تو مجھے خدا بھولنے لگ جاتا ہے۔ جب اس سے خون بہتا ہے۔ تو خدا خوب یاد رہتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

۲۳ جنوری ۱۹۴۹ء تین بجے بروز اتوار لجنہ اماء اللہ قادیان و لاہور کا مشترکہ جلسہ انشاء اللہ ہوگا۔

براہ مہربانی وقت مقررہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاویں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

ضروری اعلان

جملہ خدام الاحمدیہ حلقہ ہائے گنج مغلپورہ۔ باغبانپورہ۔ رام گڑھ عدد رچھاؤنی و توپ خانہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲ صلح ۱۳۲۸ ہش مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۴۹ء بروز اتوار صبح نو بجے مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ (حلقہ مغلپورہ) کے انتخاب کے لئے ایک اہم جلسہ ہوگا۔ جملہ خدام حلقہ ہائے مذکورہ انتخاب کے عمل کو کامیاب بنانے کے لئے ضرور تشریف لا کر ممنون فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مغلپورہ)

ایک درخواست

جماعتوں کے سکرٹریان مال اور سکرٹریان وصایا اور پریذیڈنٹ صاحبان اور امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں یہ تحریک کرتے رہیں کہ ہر احمدی موصی ہونا چاہیئے۔

(شعبہ تحریک وصیت ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر سے خط و کتابت کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی (منیجر)

سوویٹ یونین سخت مشکلات میں مبتلا ہے

وقائع نگار نیویارک ٹائمز کے مشاہدات

ترجمہ از میرزا احمد ونیس

"نیویارک ٹائمز" کے وقائع نگار مسٹر ڈالٹن نے عارضی طور پر روس سے باہر آنے کے بعد جب دوبارہ ماسکو میں جانے کی اجازت طلب کی تو روسی حکام نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر اس نے اپنی ان یادداشتوں سے مدد لے کر جو ماسکو میں قلمبند کی گئی تھیں مضامین کا ایک سلسلہ نیویارک ٹائمز میں لکھنا شروع کیا۔ اس کے بعض اقتباسات جو "نیوز ریویو لنڈن" میں شائع ہوئے ہیں انکا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

روس اور امریکہ کی فوجی طاقت کا موازنہ کرتے ہوئے مسٹر ڈالٹن لکھتا ہے کہ روس کی پیادہ فوج اور مسلح دستوں کا امریکہ سے مقابلہ کیا جائے تو ہم قائل ہیں یہ کہنا پڑے گا کہ وہ امریکہ کے ہم پلہ ہیں۔ لیکن قطع نظر اس کے جب روسی قوم کا امریکہ سے تقابل کیا جائے تو میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ روس بحیثیت قوم امریکہ سے نہ صرف آج بلکہ آئندہ دس سال تک بھی جدید لڑائی نہیں کر سکتا۔

وہ عجیب غریب اور خیالی روس جس کا نقشہ کمیونسٹ منادغیر ممالک کے سامنے کھینچتے ہیں اس حقیقی روس سے جسے مصائب کا گہوارہ کہنا چاہئے اور جس میں لاتعداد انسان جنگ کی تباہ کاریوں کی وجہ سے نہایت عسرت سے زندگی بسر کر رہے ہیں بالکل مختلف ہے۔ وہاں نہ ہی تو زراعت کا جدید سامان ہے اور نہ ہی وہاں کے رہنے والوں کو تمدن و معاشرت کی آزادی حاصل ہے۔

مزید برآں امریکہ سے دشمنی کے سبب روس نے اپنے آپ کو بعض ایسی حکمت مندیوں میں محدود کر لیا ہے جو اس کی کمزوری کا باعث ہو رہی ہیں۔ اگر روس اور یورپ کا موازنہ معیار زندگی کے لحاظ سے کیا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ روس میں کمیونزم کی ۳۰ سالہ جدوجہد کے باوجود معیار زندگی بلند ہونے کی بجائے بہت پست ہو گیا ہے اور وہ موہوم آزادی اور فارغ البالی جس کا ڈھنڈورا کمیونسٹ منادپیٹتے ہیں۔ روس میں عنقا ہے۔ ہاں اگر وہاں آزادی ہے تو یہ کہ "جو حکم دیا جائے اس سے سرمو انحراف نہ کرو" اور اگر وہاں فراخی اور فارغ البالی دیکھنی ہو تو وہ معدودے چند افراد میں نظر آئے گی۔ اور اکثریت غربت و افلاس کی تصویر بنی ہوئی عدم مساوات کا شکوہ کر رہی ہے۔

اس وقت سوویٹ یونین کے پیش نظر سب سے مقدم اور اہم مرحلہ اٹامک ریسرچ ہے۔ جس میں اس کے بہترین دماغ اور بیشمار روپیہ پانی کی طرح بہ رہا ہے۔ روسی سائنسدان شبانہ روز کی محنت شاقہ سے تجربات میں کامیابی حاصل کرنے کی تگ و دو کر رہے ہیں۔ اور بہت جلد منزل مقصود پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کی راہ میں ایک مشکل حائل ہے جو اس کی منزل کو دور کر رہی ہے اور وہ مزدوروں کی کمی ہے اور یہ کمی اس کی صنعت وحرفت پر بھی اثر انداز ہے مزدور صرف تعداد کے لحاظ سے ہی کم نہیں بلکہ اعلیٰ قسم کے مزدوروں کا بھی فقدان ہے۔

گزشتہ جنگ میں روس کے جس طبقہ کو زیادہ نقصان پہنچا وہ مزدوروں کا ہی تھا۔ قریباً ستر لاکھ مزدور جنگ کی وجہ سے بیکار ہو گئے جن میں زیادہ تعداد صناعوں کی تھی یہی وجہ ہے کہ اس وقت روس میں صناعوں، پیشہ وروں، ٹیکنیکوں اور انجنیروں کی سخت کمی ہے۔

البتہ اس تاریکی اور مایوسی کے عالم میں روس کی زراعتی حالت شعاع امید پیدا کرتی ہے اور ملک کی اقتصادی حالت کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

سائنس کے جدید آلہ جات سے زمینداروں کو روشناس کیا جا رہا ہے۔ اور بڑے بڑے اجتماعی فارموں میں زیادہ تر کام انہی سے لیا جاتا ہے۔ مگر ابھی یہ حالت ابتدائی ہے۔ اس کے علاوہ جانوروں کے علاج معالجے کیلئے طبی امداد بہم پہنچانے اور چوپاؤں کی پیدائش کے بہترین انتظامات مہیا کرنے کی اور افزائش نسل کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے جانوروں کی بیماریوں میں بہت کمی آگئی ہے۔ اور ان کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ انسانی طاقت کی جگہ بجلی کی طاقت سے استفادہ کرنے کی مہم بھی کامیاب ہو رہی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ روس فقط زمین کی طاقت کے بل پر جی رہا ہے جو اس کی پرورش بھی کرتا ہے اور اس کا دماغ بھی۔ آج روسی بحریہ کی طاقت اس کی ماضی کی تاریخ سے جو شکستوں اور ہزیمتوں کا مرقع ہے مختلف نہیں ہے۔ رفضائی طاقت بے شک کافی ہے مگر پیدل فوجوں کی دست نگر۔ البتہ اس کی پیدل فوج توپوں اور ٹینکوں سے اس طرح مسلح ہے کہ روس کو بجا طور پر فخر ہے۔

آخر میں مسٹر ڈالٹن لکھتا ہے کہ روسی باشندے ان حقائق سے غافل ہیں۔ اور اگر انہیں ان کا علم ہو جائے تو وہ امریکہ سے دشمنی کے خیال کو ترک کر کے اس کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں۔

تقرر امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے لئے چوہدری عبد المنان صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ

انڈونیشیا میں ہالینڈ کے جارحانہ اقدام کی مذمت

برطانوی نمائندے کی سلامتی کونسل میں تقریر

لنڈن (ریڈیو سے) انڈونیشیا کے بارے میں برطانوی نمائندے مسٹر ایم۔ ای۔ ڈیلینگ۔ سی۔ ایم۔ جی نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

سوویٹ یونین کے نمائندے نے اپنی تقریر میں برطانیہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے انڈونیشیا میں جارحانہ اقدام کیا۔ اور اس اقدام کے بعد ہالینڈ کی جارحانہ کارروائی شروع ہوئی۔ میں اس ضرورت کو محسوس کر رہا ہوں کہ سوویٹ یونین کے ڈیلیگیٹ کے تاثرات کو صحیح راستہ دکھاؤں۔

میں سوائے ہالینڈ کے نمائندے کے کسی دوسرے کو یہ حوالہ دیتے ہوئے نہیں سنا کہ حکومت ہالینڈ دل سے یہ چاہتی ہے کہ ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا کو آزادی دی جائے گی۔ اور اتحادی اقوام میں ان کی شمولیت کی تائید کی جائے گی۔ یہ کونسل اچھی طرح جانتی ہے کہ جس زمانے میں برطانوی فوجیں جاوا میں مقیم تھیں تو اس وقت انہوں نے انتہائی درجہ کوشش کی تھی کہ ہالینڈ اور انڈونیشیا میں سمجھوتہ ہو جائے۔ لیکن ان کوششوں کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکل سکا۔ ہالینڈ نے جولائی ۱۹۴۷ء میں اس اقدام کا فیصلہ کیا جسے اس نے "پولیس ایکشن" کا نام دیا۔ آسٹریلیا اور ہندوستان کی حکومتوں کے ذریعہ یہ معاملہ سلامتی کونسل میں پہنچایا گیا۔

۱۹۴۵ء کے بعد انڈونیشیا میں جو واقعات رونما ہوئے۔ انہوں نے دنیا کے بہت سے حصوں پر اثر کیا۔ اور کئی بار یہ کوشش بھی کی گئی کہ اس مسئلے کو سلامتی کونسل میں لایا جائے۔ اس موقعہ پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ انڈونیشیا کی موجودہ حالات یقیناً ایسی ہے جس سے بین الاقوامی ناچاقی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ میری حکومت کا ہرگز یہ خیال نہیں ہے۔ کہ مفاہمت کی بات چیت کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ کیونکہ حکومت ہالینڈ نے قوت کے استعمال کا فیصلہ کیا تھا۔ برطانوی حکومت ہالینڈ کے اس فیصلے کو مستحسن قرار نہیں دیتی۔ میری حکومت اس خیال کی حامل ہے کہ اگر حکومت ہالینڈ نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ انڈونیشیا جمہوریت کے ساتھ براہ راست بات چیت کا موقعہ نہیں رہا تو اسے چاہئے تھا کہ وہ طاقت کا استعمال کرنے کی جگہ خیر سگالی کمیٹی کے ذریعہ بات چیت جاری رکھتی۔ ہالینڈ کے اس طرز عمل نے حکومت ہالینڈ اور انڈونیشی جمہوریت کے تعلقات خراب کر دیئے ہیں۔

حکومت ہالینڈ نے اپنے بیان میں بتایا ہے کہ انڈونیشی گوریلے معاہدے کی خلاف ورزی کرنے میں مصروف تھے۔ لیکن اگر حکومت ہالینڈ دیانت داری کے ساتھ اس امر کو تسلیم کرتی تھی کہ ان گوریلوں کی سرگرمیوں نے مزید گفتگو کو ناممکن بنا دیا ہے تو اس کا فرض تھا کہ وہ خیر سگالی کمیٹی کے تعاون سے سلامتی کونسل کے دوسرے ارکان کا اس ضمن میں ہم خیال ہوں کہ ہالینڈ نے خیر سگالی کمیٹی سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔

اس مجلس میں الزامات اور جوابی الزامات کا جو سلسلہ چلا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہالینڈ اور انڈونیشیا کے نمائندے اس امر پر متفق ہیں کہ انڈونیشیا کے سارے باشندے آزادی چاہتے ہیں۔ دونوں پارٹیوں میں اس بات پر اختلاف ہے کہ اس آزادی کا حصول کیونکر ہو۔ میں اس امر کو تسلیم نہیں کرتا کہ اختلافات کی اس خلیج کو پاٹا نہیں جا سکتا۔ اور نہ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ ہالینڈ کے نمائندے نے جو صورتیں پیش کی ہیں ان کے علاوہ کوئی اور صورت نہیں نکالی جا سکتی۔

میری حکومت یہ نہیں چاہتی کہ انڈونیشیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اُسے جاری رکھا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس نازک وقت پر دونوں پارٹیاں ہمارے طرز عمل کو سمجھنے کی کوشش کریں گی۔ آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کونسل میں شامل ہونے والے نمائندوں کا کام یہ ہونا چاہئے کہ وہ الجھنوں کو پیدا کرنے کی جگہ انہیں دور کریں۔

(ب۔ ا۔ س)

انتقاد

مطبوعات جدیدہ

احمدی جنتری ۱۹۴۹ء

جنتری ہذا کا یہ بتیسواں سال ہے۔ تیس سال برابر قادیان سے نکلتی رہی اور اب دو سال سے لاہور پاکستان سے شائع ہوتی ہے۔ اس میں ہمیشہ تبلیغی مضامین درج ہوتے ہیں۔ سن ہجری شمسی کے علاوہ اسمائے پاکستانی مہینے بھی درج کئے گئے جو دلچسپی کا موجب ہیں۔ قیمت فی کاپی ۳/ ایک روپیہ کی پانچ کاپیاں۔

استحکام پاکستان

مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اس میں مختلف سیاسی مضامین مثلاً نظام حکومت۔ ضابطۂ جنگ۔ کامیابی کے گر۔ وزراء کو مشورہ۔ قائد اعظم کی یادگار جملہ افسران حکومت خواہ سول ہوں یا فوجی سب کے لئے شمع ہدایت ہے۔ فی نسخہ ۵/

سلسلہ دینیہ نمبر ۱-۲-۳

یہ ہر سہ رسالے چھوٹے بچے بچیوں کے لئے اور زبان اردو سیکھنے والوں کے لئے بھی مفید ہیں۔ ہر ایک دینی امور کو کھلے کھلے واضح درسی طرز تحریر میں خوشخط چھپوایا گیا ہے۔ ہر سہ کی قیمت ۹/

پتہ: محمد یامین تاجر کتب رتن باغ لاہور

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۸ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان اور ہندوستان میں کل ۱۹۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط چھ کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط چار کس تھی۔ اس دفعہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ سیالکوٹ۔ لاہور۔ اور صوبہ سندھ و بہار کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔

ممالک غیر میں ۱۸ بیعتیں ہوئیں۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ (انچارج دفتر بیعت)

نام جماعت	تعداد بیعت
سیالکوٹ	
کنجروڑ	۱۳
ڈگری گھمناں	۱۰
بھنگرائیں	۴
کھروکس	۴
جیٹر	۳
سیالکوٹ	۲
کیڈال	۱
ڈیالوالہ	۱
بعادی ڈوگراں	۱
موسنی والا	۱
ڈسکہ کلاں	۱
میزان	۴۱
سرگودھا	
بھان کھنڈیوالہ	۸
فتح دا	۴
ہیلو وینس	۲
بھیرہ	۱
بھان	۱
بھان غلام احمد	۱
ڈگروٹ	۱
میزان	۱۸
لاہور	
لاہور	۱۰
ہڑیارہ	۳
میزان	۱۳
منٹگمری	
چک نمبر ۳۰/۱۱-ل	۷
۱۲/۴۰-ل	۱
منٹگمری	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
ہڑیہ	۱
میزان	۱۰
گوجرانوالہ	
مدھریانوالہ	۷
لوہری والہ	۲
گوجرانوالہ	۱
میزان	۱۰
گجرات	
مونگ	۵
جیا	۱
گجرات	۱
عالم گڑھ	۱
کھکڑے والی	۱
طہبر	۱
میزان	۱۰
ملتان	
چک ۳۴۴	۴
۱۳۸/۳۰-R	۱
میزان	۵
لائلپور	
چک ۷۲	۱
۱۲۱	۱
۴۴	۱
جنڈیالہ	۱
میزان	۴
راولپنڈی	
راولپنڈی	۱
جگا بنگیاں	۱
مری	۱
میزان	۳
شیخوپورہ	

نام جماعت	تعداد بیعت
چوہڑ کانہ	۱
روڈی والا	
میزان	۲
جھنگ	
بدسوانہ	۱
چنیوٹ	۱
میزان	۲
مظفر گڑھ	
کوٹ ادو	۱
علی پور	۱
میزان	۲
کوئٹہ	
کوئٹہ	۲
جہلم	
محمود آباد	۱
سندھ	
ٹھٹھی	۱۴
کراچی	۱۲
چھانڈیا	۴
فرید آباد	۴
سکھر یادگیر	۴
لاڑکانہ	۱
کھنڈو	۱
میزان	۳۹
صوبہ بہار	
تارہ کورہ	۱۲
ریاست بہاولپور	
چک ۲۰۶/۹-R	۲
منڈی یزمان	۱
کنڈیوالی	۳
میزان	۵
صوبہ سرحد	
سکندر ناو منجفہ	۲
ہزارہ	۱
داتہ	۱
میزان	۴

نام جماعت	تعداد بیعت
مالابار	
کوٹار	۱
توری بنچی	۱
سید نور	۱
میزان	۳
بنگال	
ڈھاکہ	۱
شیخ دیگی	۱
کملاپور	۱
میزان	۳
جموں و کشمیر	
پاڑی پورہ	۲
اڑیسہ	
تالباکوٹ	۱
میزان	۱
ممالک غیر	
سیرالیون	۱۳
کیپ ٹاؤن	
جنوبی افریقہ	۱
دمشق	۳
امریکہ	۱
میزان	۱۸

پتہ مطلوب ہے

چوہدری عبدالعزیز خان صاحب احمدی سکنہ سسڑ (؟) ضلع ہوشیارپور جہاں کہیں بھی ہوں۔ خود یا کوئی اور دوست جن کو ان کا پورا پتہ معلوم ہو۔ بہت جلد اطلاع دیں۔ تاکہ خط و کتابت ہو سکے

(فضل کریم۔ معرفت قریشی برادرس ساؤتھ نیپیر روڈ۔ کراچی)

ضلع منٹگمری میں تبلیغ احمدیت

مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ تحریر فرماتے ہیں۔ اس عاجز نے اپنے تبلیغی سائیکل پر ۶ دسمبر کو اوکاڑہ سے روانہ ہو کر چک ۲۳، چک ۳۲، چک ۲۱، چک ۶ اور جنگ پور اور صدر گوگیرہ کل چھ دیہات کا ۱۵ دن میں دورہ کیا۔ چک ۳۲ میں چوہدری نذیر احمد صاحب احمدی مہاجر کے ہاں ٹھہر کر تین دن انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کی۔ چک ۲۲ میں آٹھ دن تبلیغ کی۔

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب مہاجر ضلع گورداسپور نے بھی جو کہ دورہ پر آئے تھے کئی اعتراضات کئے۔ جن کے شافی جوابات دیئے۔ چک ۶ میں ایک دن ٹھہر کر مکرم قریشی ظہور الحق صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سے گفتگو کی۔ اور پیغام حق پہنچایا انہوں نے کہا کہ "میں نے اب آپ کے سلسلہ کا لٹریچر پڑھنا شروع کیا ہے۔ کاش کہ دو سال قبل مطالعہ شروع کرتا اور فائدہ اٹھاتا۔ کیونکہ اس میں بہت باتیں نئی اور عجیب پڑھنے میں آئی ہیں۔"

جنگ پور میں گاؤں کے چوک میں ۲۰ دسمبر کو ۱۵ آدمیوں کے درمیان تقریر کی۔ آخر میں ایک صاحب نے تین سوال کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ صدر گوگیرہ میں ۲۲ دسمبر کو ۳۰ آدمیوں کی حاضری میں تبلیغ کی۔ لوگ آخر تک شوق سے سنتے رہے۔ پھر سب انسپکٹر صاحب پولیس کی خدمت میں جا کر ایک کتاب پیش کی۔ انہوں نے خوشی سے لی۔ ۵ کتب "احمدیت کا پیغام" ۵ تعلیم یافتہ دوستوں کو مفت پیش کیں۔ اور انہوں نے شکریہ سے لیں اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اس اثنا میں کل تخمینہ چار صد لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچایا گیا اور عام وعظ و درس و تدریس کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

الغرض ۷۲ میل کا سفر سائیکل پر کر کے ۲۲ دسمبر کو واپس جماعت اوکاڑہ میں پہنچ گیا۔

ضروری اعلان

ضلع لاہور کی سرحد کے دیہات میں آباد کرنے کے لئے ریٹائرڈ ایکس (ڈسٹرکٹ بورڈ سولجرز کے سپرد کام ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ میں جو ریٹائرڈ ایکس، سولجرز ہوں اور وہ آباد ہونا چاہیں تو وہ ریٹائرڈ ایکس، ڈسٹرکٹ بورڈ سولجرز میں درخواستیں بھجوا دیں۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے نظارت امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اللہ دتہ صاحب سیالکوٹ کی جماعتیں اچھی طرح جانتی ہیں۔ وہ بوجہ اپنی مجبوریوں کے مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے اس نے مجھے خط لکھا ہے۔ کہ اس کی طرف سے تمام دوستوں کو اس کا سلام پہنچایا جائے۔ آج کل وہ مشکلات میں ہے اور دعا کی درخواست کرتا ہے۔ جو دوست اس کو جانتے ہیں وہ بھی دعا کریں اور جو نہیں جانتے وہ بھی دعا کریں۔

(خاکسار سید زین العابدین ولی اللہ شاہ)

۲۔ میری خالہ اقبال بیگم صاحبہ کی لڑکی بشریٰ بیگم بعارضہ تپ دق عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اسے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب سلسلہ اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالحفیظ خان اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر سلطانپورہ لاہور)

۳۔ میرے والد ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ اپریشن کے باوجود کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب درد دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد افضل)

۴۔ والدہ محترمہ چوہدری محمد یوسف صاحب مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ کو گھبراہٹ سے گر کر (ایک) ٹانگ میں سخت چوٹ آئی ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالرحمٰن انبوجی دروازہ لاہور)

۵۔ ڈاکٹر نور دین صاحب مد ملہوی ڈبل نمونیہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۶۔ والدہ محمد احسان الٰہی صاحب جھنگ ضلع گوجرانوالہ کوسٹ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ (محمد نور الٰہی)

انتقال

کچھ عرصہ ہوا۔ میرے بڑے بھائی مولوی محمد امیر صاحب فوت ہو گئے تھے۔ ابھی وہ زخم مندمل نہ ہونے پائے تھے۔ کہ ۱۳ جنوری ۱۹۴۹ء کو میرے والد بزرگوار میاں محمد مراد صاحب بھی اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس اطلاع نے تازہ زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا اور اس طرح ایک دفعہ پھر دل حزیں کو شدید رنج پہنچا۔ گو رہائش دارالامان باعث اطمینان ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں دور دراز علاقے کے لاکھوں انسانوں سے ممتاز کر کے اس مقدس بستی میں رہنے کا زریں موقعہ بخشا۔ تاہم صدمہ بھی ضرور ہے۔ عزیز و اقارب سب غیر احمدی ہیں۔ گھر میں کم سن بچوں اور ہمشیرگان کا خداوند کریم کے سوا کوئی پرسان حال نہیں۔ ان حالات کے پیش نظر مجھے مخلصین جماعت کے دعائیہ استعانت کی شدید ترین ضرورت ہے۔ احباب اپنی اپنی جماعتوں میں نماز جنازہ غائب ادا فرما کر مشکور فرمائیں۔ اور دعا فرمائیں کہ دونوں مرحومین جنت الفردوس میں جگہ پائیں اور اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر خود ہی ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار ظہور احمد خان ناصر۔ درویش دارالمسیح۔ قادیان)

نازی جنگی قیدی مصری فوج میں کام نہیں کر رہے

کراچی ۱۹ جنوری ہفتہ وار بلیٹن نے الزام لگایا ہے چھ ہزار نازی جنگی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے تاکہ وہ فلسطین کی مصری فوجوں میں خدمات سرانجام دیں۔ مصری سفارت خانے نے آج اس الزام کو نفرت آمیز پروپیگنڈا بتایا ہے۔

اس الزام کی بنیاد فرانسیسی خفیہ اطلاع پر ہے جو بیروت سے دی گئی ہے۔ اس خبر میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ عرب فوجوں کی وسیع پیمانے پر دوبارہ تنظیم کی جا رہی ہے۔ اور عرب لیگ عربوں کے نقصان کی تلافی کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر بیرونی ممالک کے لوگوں کو فوج میں بھرتی کر رہی ہے۔

مصری سفارت خانے کے ترجمان نے مزید بتایا کوئی جرمن کسی شکل میں مصری فوج کے ساتھ ملحق نہیں ہے۔ مصر میں جسقدر جرمن جنگی قیدی تھے۔ ان کو برطانوی حکام نے وہاں سے نکال لیا ہے (اسٹار)

فلسطین کے مہاجرین کی بلجیم سے امداد

عمان ۱۹ جنوری۔ بلجیم کی سوسائٹی "فلسطینا" کے صدر آجکل عرب مہاجرین کے کیمپوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اس بات کی وضاحت کی کہ فلسطینا سوسائٹی کا قیام چھ ماہ قبل کیا گیا ہے۔ وہاں پادری موصوف نے مہاجرین کی قلت کو بہت خستہ اور خراب پایا تھا۔ جب پادری صاحب واپس تشریف لائے تو انہوں نے انسانیت کے نام پر چندہ جمع کرنے کی اپیل کی اور اس پر بلجیم کی حکومت اور عوام نے فوراً لبیک کہا۔ چار سو ٹن کپڑے جمع کئے گئے اور وہ فلسطین روانہ کئے جا رہے ہیں۔

جب وہ سوسائٹی قائم کی گئی تھی تو سوسائٹی نے فوراً ہی مرد اور رضاکار عورتیں جن میں کئی ایک ڈاکٹر شامل تھے روانہ کئے۔ یہ رضاکار بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی کی امداد کے ساتھ لبنان کی حکومت کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ (اسٹار)

"عربوں نے مصر کا ساتھ چھوڑ دیا"

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ مسٹر ابراہیم عبدالقادر المازنی نے اخبار "الاساس" میں تحریر کیا ہے کہ دوسری عرب حکومتوں نے مصر کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اور اب انہیں خود اپنے مفاد کی طرف نظر کرنا چاہیے۔

فلسطین کے متعلق بعض عرب حکومتوں کے رویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مسٹر المازنی نے تحریر کیا ہے کہ سیاسی اور فوجی میدان میں عرب ممالک نے مصر کا کس وجہ سے ساتھ چھوڑا؟ اس دوران میں یہ ممالک خفیہ اور کھلے طور پر فلسطین کو تقسیم اور مدغم کرنے کی سازشیں کرتے رہے۔ میری رائے میں بہر صورت حال ختم ہونی چاہیے۔ اب مصر کو ایک مختلف پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ نئے اور مختلف پروگرام تیار کرنا چاہیے۔ جس سے اس کو فائدہ پہونچ سکے۔

اب تک مصر عربوں سے خلوص برتتا رہا اور تمام ذمہ داریاں اپنے سر لیتا رہا۔ لیکن خود عرب اپنے مقصد سے غیر وفادار ثابت ہوئے۔ اور بعض نے اپنے اس مقصد کو ایک ایسی شے بنا لیا ہے جسے چور بازار میں فروخت کیا جا سکتا ہے۔ یہ قابل افسوس بات ہے کہ بہ اتفاق میں مصر نے عربوں کی مدد کرنے کے لئے انتہائی کوشش کی۔ لیکن عرب اپنی خود مدد کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اب مصر کو خود اپنے مفادات کا خیال رکھنا چاہیے۔ (اسٹار)

چیانگ اہم فیصلے کریں گے

شنگھائی ۱۹ جنوری۔ چینی اخباروں نے اعلان کیا ہے کہ جنرلسمو چیانگ کائی شیک جلد ہی صوبہ چیکیانگ میں فنگہو کے مقام پر اپنے آباؤ اجداد کے مقابر کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چینیوں میں یہ رواج ہے کہ جب کبھی وہ کوئی اہم فیصلہ کرتے ہیں یا کسی لمبے سفر پر جاتے ہیں تو اپنے آباؤ اجداد کی قبروں پر ضرور جاتے ہیں۔ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ فارموسا فنگہو سے بذریعہ ہوائی جہاز بہت تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ اور نانکنگ کے فضائی مستقر پر ایک طیارہ جنرلسمو چیانگ کی مرضی پر عمل کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔

اس دوران میں نانکنگ پر کمیونسٹوں کی یلغار شروع ہو گئی ہے اور غالباً پیکنگ کی قسمت کا فیصلہ چند ہی دنوں میں ہو جائیگا۔ شمالی چین میں قوم پرستوں کے پاس اب پیکنگ ہی شہر رہ گیا ہے۔ وہاں ہراس بڑھتا جا رہا ہے۔ شہر کے دفاع کی تیاریاں جاری ہیں۔ لیکن امن کی تحریکیں زور پکڑتی جا رہی ہیں۔

شنگھائی میں عنقریب تالا لگا رہے ہیں۔ ٹائنٹسن کے سقوط کے بعد سے وہاں سے غیر ملکیوں کی [illegible] ہو گئی ہے کہ شنگھائی اس خلفشار سے [illegible]

دہلی کانفرنس میں عراقی نمائندہ

کراچی ۱۹ جنوری۔ نئی دہلی کی ایشیائی کانفرنس میں عراق کی نمائندگی پاکستان میں عراقی ناظم الامور السید عبدالقادر جیلانی کریں گے۔ مسٹر جیلانی آج بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

لبنان سے بیرونی ممالک کے باشندوں کو نکال دیا گیا

بیروت ۱۹ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ سکیورٹی کے محکمے نے ۴۷ بیرونی ممالک کے باشندوں کو لبنان سے نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(اسٹار)

پتہ مطلوب ہے

موضع .... کے رہنے والے مسمی قادر ولد لوٹا اپنے عزیز و اقارب کا پتہ پوچھتے ہیں۔ ڈیڑھ سال سے ان کی کوئی خبر انہیں نہیں ملی ان کے نام یہ ہیں۔ لوٹا ولد نبی بخش۔ ماہی ولد نبی بخش کولہ بی بخش۔ ودو ولد نبی بخش۔ نواب ولد لوٹا۔ فسادات سے پہلے یہ لوگ موضع دھیلاں والہ ڈاکخانہ فلیجیاں تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر میں رہتے تھے ان کے متعلق اگر کسی کو خبر ہو۔ تو چیف سیکرٹری حکومت مغربی پنجاب کو اطلاع دی جائے

کشمیر سے تشریف لانے والے اسیران جیل

لاہور ۱۹ جنوری:۔ کشمیر کے حسب ذیل لیڈر جنہیں ڈوگرہ حکومت نے محبوس کر رکھا تھا۔ اب التوائے جنگ پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور وہ یہاں پہنچ گئے ہیں۔

۱۔ مولوی عبدالرحیم صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

۲۔ خواجہ محمد ایوب صاحب صابر ایڈیٹر اخبار البرق۔

(۳) خواجہ عبدالغنی صاحب ممبر کشمیر اسمبلی (۴) راجہ زبردست خاں صاحب جاگیردار۔

ان ہر چہار اصحاب نے تحریک حریت کشمیر میں بہت کام کیا ہے۔ اور بیش قیمت قربانیاں دی ہیں۔ ان سب کو کافی مالی نقصان پہنچا ہے۔ اور قید و بند کی مصائب انہیں برداشت کرنی پڑی ہیں۔ مولوی عبدالرحیم صاحب سرینگر میں مجسٹریٹ تھے۔ لیکن اس کے باوجود حق کی حمایت سے باز نہ رہے۔ اور سرکاری ملازم ہونے کے باوجود کھلم کھلا ڈوگرہ گورنمنٹ کی مخالفت کرتے رہے۔ شیخ عبداللہ وغیرہ نے سمجھا بجھا کر انہیں باز رکھنے کی سعی کی۔ مگر انہوں نے میدان سے پیچھے قدم نہ ہٹایا۔ بالآخر ڈوگرہ حکومت نے مولوی صاحب کو جیل بھیج دیا۔ راجہ زبردست خان صاحب جاگیردار ہونے کے باوجود اس مہم میں شامل ہوئے۔ انہیں جیل بھجوانے کے علاوہ شیخ محمد عبداللہ نے ان کی جاگیر بھی ضبط کر لی۔

(پبلسٹی بیورو۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ)

تپ محرقہ کی کانفرنس

لندن ۱۹ جنوری:۔ آئندہ جولائی میں دولت مشترکہ اور اقوام متحدہ کی حفظان صحت اور تپ محرقہ کے متعلق ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ توقع ہے کہ اسمیں ۵۰ ملکوں کے ایک ہزار نمائندے شرکت کرینگے (اسٹار)

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال درجہ اول بہا ضلع گجرات با اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر

عبدالکریم ولد فضل دین۔ محمد شریف۔ محمد انور۔ محمد اشرف۔ محمد اسلم پسران فضل کریم قوم گوجر ساکنہ چک بیرانان

تحصیل کھاریاں

بنام

دلسیراج۔ ملک راج وچونی لال پسران کانشی رام۔ کرپا رام۔ میلا رام و دیا رام پسران منسا رام۔ گیان چند۔ دھیان سنگھ خزان چند۔ متھرا داس پسران گھسیٹا مل۔ لابھا مل۔ دیوان چند لاہوری مل پسران کرم چند۔ داد ولش ولد فقیر چند اقوام کھتری ساکنہ دھونی۔ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

دعوے واگذاری اراضی مرہونہ .... کنال واقعہ موضع چک بیرانان تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو .... مورخہ ۳/۴۹ کو حسب ضابطہ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائیگی

دستخط حاکم

مہر عدالت ہذا

آئندہ پانچ سال کے اندر مغربی پنجاب میں ۱۲۰۰ نئے مدارس کھولے جائینگے

تعلیمی ترقی کے متعلق حکومت مغربی پنجاب کی اہم تجاویز

لاہور ۱۹ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب کے وزیر تعلیم آنریبل چوہدری فضل الٰہی نے آج اخبار نویسوں کی پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آئندہ پانچ سال کے اندر مغربی پنجاب میں بارہ سو نئے سکول کھول دئے جائینگے اور اس سکیم کو بروئے کار لانے میں موجودہ گرانٹ ۳۰۰۰ ۶۵ لاکھ کے زائد مصارف کئے جائینگے۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا لازمی ابتدائی تعلیم کا کماحقہ انتظام ملک کی بنیادی ضروریات میں سے ایک اہم ضرورت ہے۔ پاکستان کا ایک آزاد خودمختار ملک کی حیثیت سے عالم وجود میں آجانا اس بات کا متقاضی ہے۔ کہ اس اہم قومی ضرورت کو جلد سے جلد پورا کیا جائے۔ چنانچہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس بارے میں فوری اقدامات کئے جائیں اور مغربی پنجاب کے بعض منتخب علاقوں میں لازمی ابتدائی تعلیم سے متعلق پوری پوری آسانیاں اور دیگر سہولتیں بہم پہنچائی جائیں لہذا اس سلسلے میں ایک پانچسالہ پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ جس پر اپریل ۱۹۴۹ء سے عمل شروع ہو جائیگا پہلے سال کا ابتدائی انتظامات کے نذر ہو جانا کوئی بعید بات نہیں۔ چنانچہ دوسرے سال کے شروع سے کہ جب تمام ابتدائی انتظامات مکمل ہو جائیں گے ہر سال تین سو نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے جن میں سے دو سو لڑکوں کے واسطے اور سو لڑکیوں کے لئے ہونگے۔ اور اس طرح پانچویں سال یعنی ۱۹۵۴-۵۵ء کے اختتام تک کل بارہ سو نئے سکول مختلف اضلاع میں جاری ہو جائیں گے۔

ابتدائی تعلیم کے موجودہ کورس میں توسیع کا ذکر کرتے ہوئے وزیر تعلیم نے فرمایا یہ ایک حقیقت ہے کہ پرائمری تعلیم کے لئے چار سال کا عرصہ ایک مضبوط بنیاد کا کام نہیں دے سکتا۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اپریل ۱۹۵۰ء سے تمام پرائمری سکولوں میں پانچویں کلاس کا بھی اضافہ کر دیا جائے۔ امید ہے کہ یہ اقدام طلباء کی ذہنی استعدادوں کو مزید اجاگر کرنے کا موجب اور دیرپا اثرات کا حامل ثابت ہوگا۔ اپنے بیان کے دوران میں آپ نے اس امر کا بھی ذکر کیا کہ حکومت پرائمری اور ورنیکلر تعلیم کے تمام تر انتظامات کو لوکل باڈیز کی بجائے صوبائی حکومتوں کے تحت لے آنے کے متعلق بھی غور کر رہی ہے۔ اور امید ہے کہ آئندہ مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اس تجویز کو جامۂ عمل پہنا دیا جائے گا۔ تعلیم بالغان کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری فضل الٰہی نے فرمایا۔ ہمارے ملک میں خواندہ اور پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے اور یہ تعداد ۱۵ فیصدی سے شاید ہی کچھ زیادہ ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ کوئی قوم جس کے ۸۵ فیصدی افراد ناخواندہ ہوں۔ اقوام عالم کی برادری میں باعزت طریق پر اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دے سکتی اگرچہ یہ کام بہت وسیع ہے۔ اور کروڑوں روپے کے اخراجات کے بعد پندرہ بیس سال میں جا کر کہیں تکمیل کو پہنچیگا۔ لیکن فی الحال حکومت اپنی مقدور بھر کوشش سے کام لیتے ہوئے اس اہم کام کو بھی جلد ہی شروع کر دینا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس نے ڈھائی لاکھ روپے کی ایک رقم ناخواندگی کے خلاف مہم جاری کرنے کے لئے علیحدہ نکالی ہے۔ اور اسی سال ہی اس سکیم پر بھی عمل شروع کر دیا جائے گا۔

آخر میں آپ نے پریس اور عوام سے اپیل کی کہ وہ ان مفید سکیموں کو جامۂ عمل پہنانے میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں کیونکہ عوام کے تعاون کے بغیر کسی اخلاقی اور تعمیری پروگرام پر کامیابی کے ساتھ عمل نہیں کیا جا سکتا۔

(نامہ نگار خصوصی)

چاولوں کی بجائے میدہ

لاہور ۱۹ جنوری۔ کینیڈا کے میدے کی ایک گاڑی لاہور پہنچ گئی ہے۔ یہ میدہ ڈپو ہولڈروں میں تقسیم

۲

بقیہ از صفحہ ۱

تو اُس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے اسلام کے ستونوں کو کی تھی۔

دعوت میں اکابر جماعت کے علاوہ مغربی پنجاب سیکرٹریٹ کے اعلیٰ حکام۔ فوج اور پولیس کے اعلیٰ افسر۔ پروفیسر۔ سکالرز۔ موقر جریدہ نگار۔ اور معتبرین لاہور نے شرکت کی۔ جن میں لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر جعفری۔ سابق ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ظفر الاحسن بیگم سلمیٰ تصدق حسین ایم۔ ایل۔ اے۔ چوہدری نصر اللہ خان ایم۔ ایل۔ اے۔ علامہ علاؤالدین صدیقی سید ذوالقرنین الیس۔ پی۔ سی۔ ای۔ وی۔ پروفیسر ولسن۔ مسٹر اظہر فنانس سیکرٹری کے اسماء گرامی قابلِ ذکر ہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خاں دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج بذریعہ طیارہ ایشیائی ممالک کی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دہلی پہنچ گئے۔ یہ کانفرنس کل صبح شروع ہوگی۔ اس کانفرنس میں ۱۸ ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی ہے۔

---

۲ کیا جا رہا ہے۔ جہاں سے راشن کارڈوں پر چاولوں کے بدلے کل راشن کے نصف کے برابر حاصل کیا جا سکے گا۔

کاشتکاروں کو مشورہ

ڈائرکٹر محکمہ زراعت مغربی پنجاب نے کاشتکاروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بطور حفظ ما تقدم پھلوں سبزیوں اور گنے کی فصل کو کہر اور موجودہ سردی سے بچانے کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل کریں۔

۱۔ فصلوں کو اچھی طرح پانی دیں

۲۔ دھواں پیدا کیا جائے خاص طور سے باغوں کے لئے

۳۔ سبزیوں کو ڈھانک دیں۔

بچاؤ کا سب سے اچھا طریقہ پانی دینا ہے۔ کیونکہ یہ کہر زدہ فصلوں کو نقصان سے بحال ہونے میں مدد دیتا ہے۔

نرسنگ سٹاف کی تنخواہ

کچھ دن ہوئے اعلان کیا گیا تھا کہ مغربی پنجاب کے مختلف سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے والے نرسنگ سٹاف کی تنخواہوں کا نیا سکیل یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے شروع ہوگا یہ تاریخ اصل میں یکم اپریل ۱۹۴۸ء ہے۔

حکومت پاکستان صحیفہ نگاروں کو تربیت دیگی

کراچی - ۱۹ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ۱۶ صحیفہ نگاروں کو تربیت دینے کی ایک اسکیم پر حکومت غور کر رہی ہے۔ ان میں سے بارہ صحیفہ نگاروں کو مقامی طور پر اور ۴ صحیفہ نگاروں کو بیرونی ممالک میں تربیت دی جائے گی۔ اور ایک صحیفہ نگار کو اقتصادی اور تجارتی صحیفہ نگاری میں تربیت دی جائے گی

یہ اسکیم انفارمیشن کا محکمہ تیار کر رہا ہے۔ اس اسکیم کے مطابق جن لوگوں کو پاکستان میں تربیت دیئے جانے کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ ان کو ایک سال کی تربیت حاصل کرنی پڑے گی ان کو چھ ماہ کے لئے مختلف مرکزی اور صوبائی نشر و اشاعت کے محکموں کے ساتھ ملحق کیا جائے گا۔ اور اسکے بعد وہ چھ ماہ تک عملی تجربہ حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ اخباروں اور نیوز ایجنسیوں کے ساتھ کام کریں گے۔

بیرونی ممالک میں تربیت دینے کی تفاصیل، پر پاکستان کی مرکزی حکومت کے تعلیمی محکمہ کے ساتھ مذاکرات کئے جائینگے۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے۔ یہ اسکیم اعلیٰ تعلیم کے لئے حکومت کی طرف سے وظائف کی اسکیم میں شامل ہونی چاہیئے۔

جو امیدوار بیرونی ممالک میں تربیت دیئے جانے کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔ ان کو برطانیہ بھیجا جائے گا۔ (اسٹار)

چائے پر پاکستان ہندوستان اور لنکا کے مذاکرات

کولمبو۔ ۱۹ جنوری۔ پاکستان۔ ہندوستان اور لنکا کے درمیان چائے کے متعلق ایک مشترکہ پالیسی اختیار کرنے کے سلسلہ میں تینوں مستعمرات کے نمائندوں کی ایک کانفرنس آئندہ ماہ کے اوائل میں منعقد ہوگی۔ اسکا اعلان لنکا میں ہندوستانی تجارتی کمشنر ڈاکٹر مینن نے کیا۔

ناریل کی صنعت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر مینن نے کہا کہ لنکا کے رویہ کو پاکستان اور برطانیہ کے متعلق کچھ امتیازی تصور کیا جا رہا ہے۔ لیکن انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ لنکا کے نئے وزیر تجارت جو تاجرانہ صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ اور لنکا اور ہندوستان کے درمیان پرانے تعلقات ایک مناسب طرز عمل اختیار کرنے میں مدد کریں گے اور باہمی مفاد کے ایک تصفیہ پر سمجھوتہ ہو جائیگا (اسٹار)

ولندیزیوں کا مکمل بائیکاٹ کی تجویز

کراچی - ۱۹ جنوری - کراچی کی فرینڈز آف انڈونیشیا کی سوسائٹی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ انڈونیشیا کے متعلق نئی دہلی کی کانفرنس میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد کے رہنما چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کانفرنس کی کوششوں کو اس طور پر کامیاب بنائیں گے کہ ان کے مؤثر نتائج برآمد ہوں۔

اس کانفرنس میں شرکت کرنے والی حکومتوں کی ذمہ داری بہت ہے سوسائٹی کا خیال ہے کہ اس قسم کی کانفرنس کا انعقاد سامراجی طاقتوں کو ایک چیلنج ہے۔ سوسائٹی نے شامل ہونے والی حکومتوں کو آگاہ کیا کہ اگر یہ کانفرنس کامیاب ثابت نہ ہوئی اور قابل عمل اقدام ظہور پذیر نہ ہوئے تو دنیا کی نظروں میں یہ حکومتیں گر جائیں گی۔

اس ضمن میں سوسائٹی کا خیال ہے کہ کانفرنس زیادہ سے زیادہ جو قدم ولندیزیوں کے خلاف اٹھائے وہ یہ ہے کہ سلامتی کونسل سے کہا جائے کہ وہ ولندیزیوں کو جارحانہ اقدام کرنیوالے قرار دے۔ اور انہیں مجبور کرے کہ اول وہ ان سرحدوں پر واپس لوٹ جائیں۔ جہاں کہ وہ حملے سے قبل تھے اور دوسرے یہ حکم دے کہ ولندیزی متعینہ عرصے میں انڈونیشیا سے واپس چلے جائینگے (اسٹار)